

پیر صاحب کا مختلف سلسلوں میں بیعت کرنا کیسا؟



دائرۃ الافتاء اہل سنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 18-08-2023

ریفرنس نمبر: FSD-8459

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایسے شیخ کہ جنہیں مختلف سلاسل طریقت کی خلافت حاصل ہو اور وہ ان سلسلوں میں بیعت کرنے کے مجاز ہوں، تو کیا وہ مختلف لوگوں کو مختلف سلسلوں میں بیعت کر سکتے ہیں، مثلاً: ایک شخص کو سلسلہ قادریہ میں داخل کر لیں، دوسرے کو سلسلہ نقشبندیہ میں، یونہی دیگر افراد کو دیگر اجازت یافتہ سلسلوں میں داخل کر لیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

جب کسی شخص کو مختلف سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت بیعت حاصل ہو، تو وہ مختلف لوگوں کو اپنے کسی بھی اجازت یافتہ سلسلے میں بیعت کر سکتا ہے، مثلاً: ایک شیخ کو سلسلہ قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور چشتیہ، چاروں سلاسل میں خلافت اور اجازت بیعت حاصل ہو چکی، تو یقیناً وہ چاروں سلسلوں میں سے کسی بھی سلسلے میں داخل کرنے کا ”مجاز“ ہے، جیسا کہ عطائے خلافت و اجازت بیعت کے بعد اس شیخ کو اس سلسلے کا ”خليفة مجاز“ کہا جاتا ہے اور ”مجاز“ کا معنی ہی ”اجازت یافتہ“ ہے کہ اب شیخ کو اس سلسلہ میں بیعت کرنے کی اجازت حاصل ہو گئی۔

مختلف مشائخ کی سیرت پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ کسی علاقے میں تشریف لے جاتے اور مختلف سلاسل میں مجاز ہوتے، تو وہاں ایک مخصوص سلسلے میں بیعت لینے کے علاوہ، وہ لوگوں کے حال

کے موافق مختلف سلاسل میں بھی بیعت کرتے اور مختلف سلاسل کی ترویج و اشاعت کیا کرتے تھے، مثلاً: حضرت اخوند سوات رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ (وصال: 1295ھ / 1877ء) کا سلسلہ ارادت صوبہ سرحد، افغانستان اور ہندوستان میں بہت پھیلا رہا اور آپ بیک وقت سلسلہ قادریہ اور نقشبندیہ، دونوں میں مرید کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ”تذکرہ صوفیائے سرحد“ میں ہے: حضرت شیخ محمد شعیب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے خلفاء میں جس بزرگ نے غیر معمولی شہرت و عظمت حاصل کی، وہ ”اخوند سوات رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ“ ہیں، جنہوں نے اس علاقے میں سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کو غیر معمولی فروغ بخشا۔

(تذکرہ صوفیائے سرحد، صفحہ 465، مطبوعہ مرکزی اردو بورڈ، لاہور)

شیخ جب مختلف سلاسل طریقت میں بیعت کرنے کا مجاز ہو، تو وہ سالک کی تمنا یا اُس کے حال کے موافق اُسے کسی بھی اجازت یافتہ سلسلے میں بیعت کر سکتا ہے، چنانچہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا عمل مبارک بھی یہ تھا کہ آپ عموماً خاندانِ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت فرمایا کرتے، لیکن بعض اوقات سالک کی تمنا یا اُس کے حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے نقشبندیہ، چشتیہ یا سہروردیہ میں بھی بیعت فرمایا کرتے تھے، چنانچہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا ظفر الدین بہاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ (وصال: 1382ھ / 1962ء) اپنی معروف کتاب ”حیاتِ اعلیٰ حضرت“ میں لکھتے ہیں: ”اعلیٰ حضرت قبلہ کو اپنے پیر و مرشد برحق قدس سرہ سے اجازت و خلافت جملہ طُرُق کی حاصل تھی اور سب طریقوں میں بیعت کے مجاز تھے، مگر حضور (اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) کو سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ تھا۔ عام طور پر اُسی میں بیعت کرتے، البتہ اگر کوئی شخص خاص طور پر خصوصیت کے ساتھ کسی خاص طریقہ میں بیعت کی تمنا کرتا، تو اُس کو اُسی طریقے میں بیعت فرماتے یا بعض موقع پر کسی شخص کو خاص طریقہ سے ملاحظہ فرماتے، تو اُسے اُسی طریقہ میں مرید فرماتے، ورنہ عام طور پر سبھوں (سب لوگوں) کو سلسلہ قادریہ میں داخل فرماتے۔“

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ 607، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، لاہور)

دوسری جگہ لکھا: ”اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اگرچہ عام طور پر سب لوگوں کو طریقہ عالیہ

قادریہ جدیدہ میں بیعت کرتے تھے، لیکن حضور کو اجازت و خلافت تیرہ طریقوں کی تھی۔“
 (حیاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ 631، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، لاہور)
 اس عبارت میں مذکور ہے کہ ”عام طور پر“ سلسلہ قادریہ میں داخل کرتے، اس کا مطلب یہ ہے
 کہ خاص طور پر کسی اور سلسلہ میں بھی داخل فرمایا کرتے تھے۔

کتاب ”برکاتِ مارہرہ“ میں امامِ اہل سنت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے مرشد حضرت خاتمِ الاکابر شاہِ آلِ
 رسولِ مارہروی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے متعلق منقول ہے: ”علاوہ سلاسلِ خاندانی کے حضرت صاحب
 موصوف کو جملہ سلاسلِ عالیہ صابریہ کی اجازت خود حضرت مخدوم صابر صاحب قدس سرہ العزیز نے
 عنایت فرمائی تھی، جس کا تذکرہ ”سراج العوارف“ میں صفحہ 79 پر ہے کہ ایک شخص حضرت صاحب کی
 خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت مجھ کو سلسلہ صابریہ میں اپنا مرید کر لیجیے۔ آپ نے
 فرمایا ”افسوس ہے کہ مجھ کو اس سلسلے کی اجازت نہیں ہے۔ اُس نے عرض کی کہ میں سوائے آپ کے کسی
 دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کرنا نہیں چاہتا اور سوائے سلسلہ صابریہ کے کسی دوسرے سلسلے میں داخل ہونا
 بھی نہیں چاہتا۔ آپ افسوس کر کے خاموش ہو رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا کہ ”آؤ تمہیں
 سلسلہ صابریہ میں داخل کروں“ اُس وقت خود حضرت مخدوم صاحب تشریف لائے اور مجھ کو تمام
 سلاسلِ صابریہ کی اجازت عطا فرمائی۔ بالآخر وہ شخص داخل سلسلہ صابریہ کیا گیا۔ اس اجازت کے علاوہ
 حضرت مولانا شاہ محمد عبدالعزیز صاحب دہلوی قدس سرہ سے بھی حضرت صاحب کو سلاسلِ عزیزہ کی
 اجازت عطا ہوئی تھی۔ (برکاتِ مارہرہ، صفحہ 100، مطبوعہ تاج الفحول اکیڈمی، ہند)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ شاہِ آلِ رسولِ مارہروی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو جب سلسلہ صابریہ کی
 خلافت ملی، تو آپ نے اُس شخص کی تمنا کے موافق سلسلہ صابریہ میں داخل فرمایا، حالانکہ عموماً آپ
 خاندانِ قادریہ برکاتیہ میں داخل فرمایا کرتے تھے۔

مرشدِ اعلیٰ حضرت سیدنا شاہِ آلِ رسولِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے پوتے حضرت ابوالحسین احمد نوری

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ابْنِي كِتَاب "سراج العوارف في الوصايا والمعارف" میں بیعت کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "بیعت لینے اور طالب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی طالب سامنے آئے اور مرید ہونے کی التجا کرے، تو پہلے یہ دیکھو کہ وہ بیعت کے قابل بھی ہے یا نہیں، اگر اس میں بیعت کی شرطیں پائی جائیں، تو اس سے معلوم کریں کہ اس سے پہلے کسی کے ہاتھ پر بیعت تو نہیں کی، اگر وہ کہے کہ میں اب تک بیعت نہیں ہوا ہوں، تو پھر اُس کے باپ دادا کے بارے میں معلوم کریں کہ وہ کس خاندان میں بیعت ہوتے آئے ہیں، پھر جو کچھ وہ بتائے، اسی خاندان میں اگر اجازت ہو، مرید کر لیں اور اگر خود کو اُس خاندان کی اجازت نہ ہو، تو اُس سے عذر کر کے پوچھیں کہ مجھے اِس خاندان کی اجازت نہیں، البتہ فلاں فلاں خاندان کی اجازت رکھتا ہوں، اب تم کس خاندان میں مرید ہونا چاہتے ہو، اب وہ جس خاندان کو کہے اسی خاندان میں بیعت کر لیں۔"

ایک شخص بیعت کے لیے ہمارے مرشد (شاہ آل رسول رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) کے پاس حاضر ہوا حضور نے اس سے مصافحہ کر کے فرمایا کہ میں تجھے مرید نہ کروں گا کہ تم خاندانِ صابر یہ سے ہو اور مجھے اِس خاندان کی اجازت نہیں اور حضرت مخدوم صابر سے مجھے اس کام میں حجاب آئے گا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں حضور کے سوا کسی اور کامرید نہ ہوں گا۔ آپ نے اسے ٹھہرا لیا اور تین روز کے بعد فرمایا کہ اُس طالب کو لاؤ، جب وہ حاضر ہوا، تو فرمایا آؤ اب تمہیں مرید کر لوں کہ مجھے حضرت مخدوم سے اجازت مل گئی۔

(سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، صفحہ 133، مطبوعہ برکاتی پبلشرز، کراچی)

شیخ المشائخ سید محمد راشد شاہ روزہ دہنی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے متعلق بھی منقول ہے کہ آپ کے

والد سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ دونوں میں مرید کرنے کے مجاز تھے، لہذا آپ کے والد حضرت سید محمد بقا شاہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے پہلے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ میں داخل فرمایا، لیکن مشغولیت و ظائفِ نقشبندیہ کے باوجود راہِ سلوک میں ترقی محسوس نہ فرماتے تھے، لہذا والد محترم سے عرض کی کہ کیفیاتِ قلب میں تبدیلی اور راہِ سلوک میں صعود محسوس نہیں کر رہا، تو آپ کے والد چونکہ سلسلہ قادریہ میں بھی مجاز تھے، تو آپ

نے اپنے شہزادے کو دوبارہ سلسلہ قادریہ میں داخل فرما کر وظائفِ قادریہ میں مشغول ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔“

”ملفوظاتِ سائیں روزہ دہنی“ میں ہے: ”آپ کا بیان ہے کہ جب میں اور میرا بھائی میاں مرتضیٰ علی شاہ کوٹری کبیر میں مخدوم یار محمد کے مدرسہ میں علم ظاہری کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ایک دن ہمارے والد ماجد ہمارے پاس تشریف لائے، فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ہم اس وقت تمہارے پاس کس لیے آئے ہیں؟ ہم نے عرض کی: یا حضرت! اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: آج میں مخدوم میاں عبدالرحمن سے جو مخدوم محمد اسماعیل کے مریدوں میں سے ہیں، ملاقات کے لیے ان کے پاس گیا، تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آیا آپ کو حضرت مخدوم محمد اسماعیل سے بیعت و تلقین کرنے کی اجازت حاصل ہے؟ میں نے کہا: ہاں، ہم کو اس کی اجازت حاصل ہے۔ اس پر انہوں نے مجھ سے اپنی اہلیہ کو بیعت کرنے کی اجازت طلب کی۔ تو میں نے اس کو اجازت دے دی۔ اس کے بعد مجھ سے کہنے لگے کہ آیا آپ نے اپنے فرزندوں کو بھی اپنے سلسلہ طریقت میں داخل کیا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا کہ ابھی انہیں اس جانب کچھ توجہ نہیں ہے؟ وہ کہنے لگے: چاہے ان کو اس جانب توجہ نہ بھی ہو۔ آپ انہیں طریقت کا سبق ضرور دیں۔ یہی وجہ ہے، میں تمہارے پاس آیا ہوں، یہ فرما کر آپ نے ہم دونوں بھائیوں کو سلسلہ نقشبندیہ میں داخل فرمایا۔ ہم دونوں بھائی آپ کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کرتے رہے۔ لیکن مجھ پر کچھ بھی اثر ظاہر نہ ہوا۔ جبکہ میرے بھائی مرتضیٰ علی شاہ پر خاطر خواہ اثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ ہمارے والد صاحب دوبارہ ہمارے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے مجھ سے اشغال و حال کی کیفیت دریافت کی۔ میں نے عرض کی: اشغال میں مشغول رہنے کے باوجود مجھے تو کچھ کیفیت محسوس نہیں ہوئی۔ یہ سن کر آپ نے مجھے طریقہ عالیہ قادریہ کے تحت ذکر بالجہر میں مشغول ہونے کا حکم فرمایا اور سلسلہ قادریہ میں داخل فرمایا۔

(مخزنِ فیضان ”ملفوظاتِ سائیں روزہ دہنی“، صفحہ 397، مطبوعہ جمعیت علمائے اسکندریہ، خیرپور)

شاہ ابو سعید دہلوی نقشبندی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اپنے رسالے ”هداية الطالبين“ میں اپنے احوالِ ارادت اور مختلف سلاسل میں بیعت لینے کے مجاز ہونے کے متعلق لکھتے ہیں: (حضرت پیر دست گیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے) اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خاندانِ قادری اور چشتی میں بھی ہم تجھ کو توجہ دیتے ہیں۔ یہ فرما کر بندہ (ابو سعید دہلوی) کو اپنے زانو مبارک کے برابر بٹھلا لیا۔۔۔ (کیفیاتِ ارادت بیان فرمائیں)۔۔۔ بعد ازاں حضرت پیر دستگیر نے میرے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ لے اب میں تجھ کو نسبتِ چشتیہ میں توجہ دیتا ہوں، خبردار ہو جا۔۔۔ (کیفیاتِ ارادت بیان فرمائیں اور حضرت پیر دستگیر کی طرف سے دستخطی اجازت نامہ نقل کیا، جس میں آئندہ عبارت مرقوم ہے)۔۔۔ لہذا ان (ابو سعید دہلوی) کو طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیم کی اجازت دے دی گئی کہ خدائے پاک کی عنایت و مہربانی سے اذکار و مراقبات کی تعلیم دیا کریں۔۔۔ اور ان دو طریقہ (قادریہ و چشتیہ) میں جو کوئی ان سے توسل چاہے، یہ اس سے بیعت لیں اور ان حضرات کا شجرہ اس کو عنایت فرمائیں اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی تلقین اور اس کے موافق اس کی تربیت فرمائیں۔

(هداية الطالبين، صفحہ 45، مطبوعہ ادارہ فیوضاتِ مجددیہ)

والله اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم



کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

30 محرم الحرام 1445ھ / 18 اگست 2023